سوال

(256) دورانِ حیض طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا دوران حیض دی گئی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں قرآن وسنت کی رو سے واضح فرمائیں۔ (محمد رفیق مغل ڈھوک الٰہی بخش عمر روڈ راولپنڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن وسنت کی رو سے دوران حیض دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ امام بخاری رحمة اللہ علیہ اور دیگر جمہور آئمہ محدثین رحمہم اللہ اجمعین کا یہی موقف ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی اور وہ حالت حیض میں تھی عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

(مُرْہُ فَلْيُرَاجِعْهَا)

اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے پھر اسی حالت میں رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو جائے پھر اگر چاہے تو اس کے بعد روک لے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دے ڈالے یہ وہ عدت ہے جس میں اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ (صحیح البخاری (52018) صحیح مسلم)

جمہور ائمہ محدثین کے ہاں محل استدلال اس حدیث میں "مُرْہُ فَلْيُرَاجِعْهَا" کے الفاظ ہیں کہ آپ نے رجوع کا حکم دیا اور رجوع تبھی ہوتا ہے جب طلاق شمار کی گئی ہو چونکہ رجوع کا شرعی معنی یہی ہے۔ شرعی معنی کو لغوی معنی پر مقدم کیا جاتا ہے اسی طرح نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ "ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی تو عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ بات بیان کی تو آپ نے اسے ایک طلاق قرار دیا۔" (مسند طیالسی 67، دار قطنی 3867، بیہقی 7/426، فتح الباری 9/303)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں "یہ حدیث حائضہ عورت کی طلاق میں جو اختلاف ہے اس پر نص ہے اس کی طرف لوٹنا واجب ہے"۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے بیٹے سالم (نسائی 3391، مسند احمد 6141، مسلم 1471) یونس بن جبیر رحمة اللہ علیہ (صحیح البخاری 5252 صحیح مسلم 11/130) سعید بن جبیر رحمة اللہ علیہ (صحیح البخاری 5253، تغلیق التعلیق 4/434) عامر شعبی رحمة اللہ علیہ (بیہقی 7/326، دار قطنی 3873) نے طلاق کے واقع ہونے کا ذکر کیا ہے۔ گویا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے چھ ثقہ راویوں نے طلاق کے واقع ہونے کا ذکر کیا ہے صرف ابوداؤد وغیرہ میں ابو الزبیر کی روایت میں "لم یرها شیئاً" کے الفاظ موجود ہیں جو کہ طلاق کے عدم وقوع میں صریح نہیں ہیں امام شافعی، امام خطابی وغیرھما کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے درست طریقہ نہیں سمجھا۔ درست یہ تھا کہ حالت طہر جس میں جماع نہ کیا ہو اس میں طلاق دیتے

یہ مطلب نہیں کہ اسے طلاق شمار نہ کیا کیونکہ چھ ثقہ راویوں کی روایت میں طلاق کے واقع ہونے کی صراحت ہے لہذا یہی بات صحیح اور درست ہے ایک تو اس کے راوی کثیر اور واثق ہیں۔ دوسرے نمبر پر اس میں طلاق کے واقع ہونے کی صراحت ہے جبکہ دوسری جانب صرف ابوالزبیر کی روایت ہے اور وہ بھی واضح نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب الطلاق، صفحہ:337

محدث فتویٰ